اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ | مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۷ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۵ھ | نمبر ۶۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح — ص۱
نعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ اخبار احمدیہ ... ص۲
پیغام صلح میں پرانے اعتراضات کا اعادہ ص۳
مسلمانوں کی عجوبہ پرستی ۔ مولویوں کی اصلاح کی ضرورت ص۴
مکالمہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ص۵
خطبہ جمعہ (جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم سوال) ص۶
تنظیم کا خواب بے تعبیر ص۹
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعدد ازواج .. ؍؍
سوامی شردھانند کا قتل اور امان افغان کابل کا تاسف ؍؍
اشتہارات ص۱۱
خبریں ص۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۲۶ر فروری عصر کے قریب لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضور کے حرم چہارم بھی ہمراہ تشریف لے گئے۔ حافظ روشن علی صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر پہلے لاہور روانہ ہو چکے ہیں۔ میر قاسم علی صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور میاں نذیر احمد صاحب رپورٹر الفضل حضور کے ہمرکاب گئے۔ مفتی محمد صادق صاحب جو وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہونے والے وفد میں شمولیت کے لئے دہلی گئے ہوئے تھے۔ دہلی سے لاہور آجائینگے ٭

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ر فروری خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا۔ کہ ان ایام میں مولانا شیر علی صاحب مقامی جماعت کے امیر ہونگے ٭

۲۵ر فروری۔ خطبہ جمعہ شروع کرنے سے قبل حضور نے مسجد اقصیٰ میں عزیزہ اختر النساء بنت شیخ محمد حسین صاحب سب جج چونیاں ضلع لاہور متوطن اوڈے والے ضلع گجرانوالہ کا نکاح شیخ فیض اللہ صاحب بٹ احمدی میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر ولد ڈاکٹر شیخ علم دین صاحب کڑیانوالہ ضلع گوجرات کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا اس تعلق کو طرفین کے لئے مبارک کرے ٭

بعد نماز جمعہ حضور مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ پھر حبیب بیگم صاحبہ بنت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کی عیادت فرمائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عزیزہ کی علالت میں کسی قدر افاقہ کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ احباب پوری صحت کے لئے دعا فرمائیں ٭

مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل کے ولیمہ کی دعوت ۲۶ر فروری کو ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی رونق افروز ہوئے ٭

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل جو بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ...

نعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از منشی قاسم علی صاحب قادیانی)

حمد ہو کس طرح تیری اے خدا | شکر ہو یا رب ترا کیونکر ادا
بھیج کر ظلِ محمد مصطفےٰ | قادیاں اُمّ القرا ثانی کیا

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

کیا وہی یہ قادیاں گمنام ہے | خلد سے بڑھ کر جہاں آرام ہے
بادۂ عرفاں صلائے عام ہے | میکشوں کے لب پہ صبح و شام ہے

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

کیسی کثرت مہمانان و نشاں | یہ زمیں اور یہ ہجوم عاشقاں
یہ مکیں اللہ اللہ یہ مکاں | کیوں نہ ہو ہر ایک کی وردِ زباں

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

اے خدا دنیا کو تو وہ آنکھ دے | تیرے یہ جلوے جو ہر ایک دیکھ لے
منتظر سب عالموں کے آ گئے | ذرہ ذرہ کیوں نہ ہر لحظہ کہے

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

کونسی باقی رہی صحبت نہاں | راز پوشیدہ ہوئے ہر سُو عیاں
اس یقیں کے روبرو گم ہیں گماں | کہہ رہے ہیں اب زمین و آسماں

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

ہمنشیں اے دل [illegible] | تجھے ابی بکر آپ گویا آخریں
[illegible] امام العارفیں | پہنچے جو بڑھتے ہوئے خلدِ بریں

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

ہے یہ عہدِ حضرت فضلِ عمرؓ | احمدی ہر ایک ہے باندھے کمر
تا کہ مٹ جائے جہاں سے کفر و شر | ہر طرف سے یہ صبا لائے خبر

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

مسجد بیت المقدس شاندار | جو کہ ہے حضرت عمرؓ کی یادگار
ہو گئی لنڈن میں بھی وہ آشکار | جس کے ہیں فضلِ عمرؓ بانی کار

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

تری الفت کے جو بادہ خوار ہیں | تیرے میخانہ سے سب سرشار ہیں
اے مسیحا تیرے سب بیمار ہیں | مست ہو کر کہہ رہے میخوار ہیں

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

آنکھ جو تجھ سے پھری وہ کور رہی | سبکی جو نیت وہ کچھ کھو کر رہی
بات جو تو نے کہی ہو کر رہی | تیری آمد کر رہی جو کر رہی

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

وہ ترے انکار نے ڈھایا غضب | ایشیا باقی نہ یورپ اور عرب
تو نے باطل کے کیئے وہ بند لب | کچھ نہیں باقی بجز رنج و تعب

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

اے رحیم و مالک و قادر کریم | اے قوی والے غنی والے نعیم
دولتِ ایماں نہ ہو نذرِ غنیم | لب پہ ہو یہ دل میں ہو تو خود مقیم

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

اولیت کا دل رہے شیدا دوام | لفظ جائز ہی نہ ہو تکیہ کلام
رہ نہ جائے یہ کہیں اقرارِ خام | دل ہو خالی لب پہ ہو یہ صبح و شام

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

حضرت محمود احمدؐ پیشوا | جس میں ہوں تیری ادائیں اے خدا
ہو درود اُس پر کہ جو ہے مصطفےٰ | جس نے یہ کہہ کر بتایا مرتبہ

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

آل و اصحابِ مسیحِ احمدی | قادیانی کی طرح ہر تابعی
ہو ہمیشہ سب پہ فضلِ ایزدی | ہو لگن دل میں ہر اک کہے یہی

اے رسولِ قادیانی السلام
والصلوٰۃ اے احمدؐ عالی مقام

مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت امسال بتاریخ ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۲۷ء کو ہوگی جو احباب انجمنہائے بیرونی سے کوئی معاملہ مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہیں وہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس جلد بھیجدیں۔

(۲) جماعتہائے بیرونی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی سالانہ کارروائی کی رپورٹیں مختصر مگر ضروری تمام واقعات پر مشتمل دفتر ناظر اعلیٰ میں آخر مارچ ۱۹۲۷ء تک براہ راست بھیجدیں۔ جس ترتیب سے یہ رپورٹیں میرے دفتر میں موصول ہونگی۔ اسی ترتیب سے میری رپورٹ میں ان کا ذکر ہو گا۔

(۳) مجلس مشاورت کے متعلق تمام کارروائیاں اور اعلان پرائیوٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ہونگے لہذا احباب ان سے خط و کتابت کریں

مرزا بشیر احمد قائمقام ناظر اعلیٰ

اخبار احمدیہ

ضرورت اُستاد — موضع سانڈہن ضلع آگرہ کے احمدی پرائمری سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ تیس روپے ماہوار۔ انٹرنس تک تعلیم یافتہ احباب درخواستیں ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کی خدمت میں معہ نقول اسناد روانہ کریں۔ نائب ناظر دعوت و تبلیغ۔

ضروری ہدایت — جو دوست حضرت امام علیہ السلام کو خط لکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا نام و پتہ صاف اور ہمیشہ مکمل لکھا کریں۔ تاکہ جواب دینے میں دقت نہ ہو۔ خاکسار مصباح الدین

ایک معمر اُستاد — ایک معمر احمدی بھائی جو ابتدائی تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کو اچھی طرح دے سکتے ہیں۔ یعنی عربی میں قرآن شریف معہ ترجمہ پڑھا سکتے ہیں۔ سات پارہ حفظ بھی ہیں فارسی اور اردو کی بھی تعلیم دے سکتے ہیں۔ اور علم حساب بھی پرائمری تک سکھا سکتے ہیں۔ آج کل فارغ ہیں۔ اگر کسی بھائی یا کسی جماعت میں ایسے آدمی کی ضرورت ہو۔ تو تنخواہ کا فیصلہ معرفت ایڈیٹر الفضل کر سکتے ہیں۔

میرٹھ میں احمدیوں کے لئے جائے قیام — تمام احمدی دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اپنے کسی ذاتی کام کی غرض سے یا سلسلہ کے کسی کام کے متعلق میرٹھ تشریف لائیں وہ شہر میرٹھ کے سٹیشن پر اتریں اور وہاں سے بازار خیر نگر میں مولوی محمد حسین صاحب احمدی بی اے ڈپٹی انسپکٹر آف محمڈن سکولز میرٹھ ڈویژن کے مکان پر پہنچ جایا کریں۔ جہاں ایسے آنے والے دوستوں کے لئے ٹھیرنے وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

صوفی محمد فضل الٰہی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ

متلاشیان حق کے لئے اعلان — جو متلاشیان حق سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رسائل و اخبارات وغیرہ کے شائق ہوں مگر خود خریداری کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے ایڈریس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ وقتاً فوقتاً اخبار یا رسائل ان کی خدمت میں ارسال کئے جایا کرینگے۔ نیز خاکسار عرصہ دو تین سال سے کئی قسم کے ابتلاؤں میں ہے۔ احمدی بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام حسین پٹواری احمدی مقام بھرو کی براستہ کاموکی (گوجرانوالہ)

تلاش برادر — میرے بھائی شیخ عبدالرحمٰن صاحب عرب حافظ قرآن کا خط آیا تھا۔ کہ میں ۱۵ دسمبر ۱۹۲۶ء کو معہ اہل و عیال بھوپال سے قادیان کے لئے روانہ ہونگا۔ بعد میں خبر آئی۔ کہ وہ چل پڑے ہیں لیکن تاحال قادیان نہیں پہنچے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کا کسی کو پتہ ملے۔ تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ الحاج عبداللہ عرب احمدی قادیان

درخواست دعا — میرا لڑکا محمد شفیع تین ماہ سے بخار و تپ سے بیمار ہے۔ مختلف علاج کئے گئے۔ آج تک کوئی نافع نہیں ہوا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی نیز میری صحت کے لئے دعا فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۷ء

"پیغام صلح" میں پُرانے اعتراضات کا اعادہ

بلادِ غربیہ میں طریقِ تبلیغ

(نمبر ۱)

اخبار "پیغام صلح" نے اپنے ۱۷ فروری ۱۹۲۷ء کے پرچہ میں کسی شخص محمد ابراہیم صاحب اصفہانی کے نام سے ایک خط شائع کیا ہے۔ جس کے متعلق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اصفہانی صاحب نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے احمدیہ مشنری لنڈن کو لکھا۔ اس طرح چونکہ "پیغام صلح" نے جماعت احمدیہ کے خلاف بعض اُمور کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ذیل میں مختصراً اصل حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ بالفاظ "پیغام صلح" اصفہانی صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ اپنے لیکچروں اور لٹریچر میں اسلام کی بجائے احمدیت کی زیادہ تبلیغ کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم خدمت اسلام ہی کا مقصد رکھتے تھے۔ نہ اپنی ذات کا۔ میں افسوس سے کہتا ہوں۔ کہ قادیانیت کی تبلیغ نے دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دینے اور حضرت محمدؐ کو آخری نبی نہ ماننے سے وحدت اسلام کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ ان اصول کی تبلیغ کر کے آپ نے بانیٔ سلسلہ کو نہایت حقیر بنا دیا ہے۔ مجھے معاف فرمایئے اگر میں نے صاف گوئی سے کام لیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے موجودہ لیڈر کے سامنے جو قادیان میں ہے۔ یہ تجویز پیش کروں گا۔ کہ اسے ہر دو معاملات میں کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنا چاہیئے"۔

ممکن ہے اصفہانی صاحب نے جن کی طرف "پیغام صلح" نے یہ الفاظ منسوب کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یہ باتیں لکھی ہوں۔ لیکن "پیغام صلح" نے اپنے صفحہ اول پر انہیں شائع کر کے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ غیر مبایعین بھی اس بارے میں اصفہانی صاحب سے اتفاق رائے رکھتے ہیں۔ اور ہمارے عقائد کے متعلق انہوں نے "قادیانیت" کی نئی اور اچھوتی اصطلاح مہیا کر لی ہے۔

"پیغام صلح" کی مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ ان میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں۔ جو نئی ہو۔ بلکہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو غیر مبایعین کی طرف سے متعدد بار پیش ہو چکیں۔ اور ہماری طرف سے بارہا ان کے جواب دیئے جا چکے۔ تاہم چونکہ "پیغام صلح" نے اب نئے سرے سے ان کا ذکر چھیڑنا ضروری سمجھا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے بھی ان کے جواب میں کچھ عرض کرنا ضروری ہو گیا۔

سب سے پہلی بات یہ کہی گئی ہے۔ کہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ولایت میں اسلام کی بجائے احمدیت کی زیادہ تبلیغ کرتے ہیں۔

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ غیر مبایعین اسلام اور احمدیت کو الگ الگ سمجھتے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک اسلام اور احمدیت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ تو ان کا حق ہے۔ کہ اس بارے میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کا موازنہ کرتے رہیں۔ لیکن اگر ہماری طرح وہ بھی اسلام اور احمدیت کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ تو پھر یہ سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ کہ کوئی احمدی مبلغ اسلام کی نسبت احمدیت کی زیادہ تبلیغ کرتا ہے۔ ہم چونکہ اسلام اور احمدیت کو الگ الگ نہیں سمجھتے۔ اور ہمارے نزدیک حقیقی اسلام وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ اور جس کی صداقت اور حقانیت کو خدا تعالیٰ کے تازہ اور زندہ نشانات سے ثابت کیا۔ اس لئے ہم یہ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ ہمارا کوئی مبلغ اسلام کی بجائے احمدیت کی زیادہ تبلیغ کس طرح کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اس سے غیر مبایعین کی مراد یہ ہے کہ اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے صداقت اسلام کے تازہ نشانات کا ثبوت دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ حقیقی اسلام دکھایا جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر کیا۔ اور وہ امتیازی باتیں بیان کی جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ میں رکھی ہیں۔ تو یہ بالکل درست ہے۔ بلاشبہ ہمارے ہر ایک مبلغ کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسا ہی کرے اور جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ ہم اسی طرح اسلام کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ غیر مبایعین کو اگر یہ باتیں پسند نہیں۔ تو نہ ہوں۔ وہ اگر دُنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پیش نہیں کرنا چاہتے۔ تو نہ کریں لیکن ہمیں روکنے یا ہم پر اس بارے میں انہیں اس وقت تک اعتراض کرنے کا قطعاً حق نہیں۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور جب تک آپ کو خدا تعالیٰ کا سچا اور صادق انسان سمجھتے ہیں کیونکہ خود آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ وہ طریق ارشاد فرما دیا ہے۔ جس کے ذریعہ یورپ اور امریکہ میں حقیقی اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۹ میں شائع ہو چکا ہے

"مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یورپ و امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جائے۔ اور یہ آپ کا کام ہے۔ آج کل ان ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا۔ اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا حق ہے۔ کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جائے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔ وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں۔ وہ ان پر ظاہر کرنی چاہیئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ اور ان سب باتوں کو جمع کیا جائے۔ جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے۔ ان تمام دلائل کو جمع کیا جائے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہم کو سمجھائے ہیں"۔

ان سطور سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعتراف کرتا ہے۔ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کیا طریق اختیار کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولوی محمد علی صاحب کو خاص طور پر بلا کر بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کے متعلق یہ ارشاد فرمانے کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اس زمانہ میں انگریزی میں تحریر کا کام زیادہ تر مولوی صاحب موصوف کے سپرد تھا۔ لیکن ایک خاص وجہ جو اس وقت مصلحت الٰہی میں پنہاں تھی۔ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں نے بھی بلاد یورپ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی اشاعت میں روکاوٹیں پیدا کرنی تھیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب میں مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے یہ طریق تبلیغ بیان کرنے کی تحریک کی۔ تا جناب مولوی صاحب اور ان کے ہمخیالوں پر جب وہ وقت آئے۔ کہ یورپ میں احمدیت کی تبلیغ انہیں ناگوار گذرے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے اپنے خیالات کی اصلاح کر لیں۔

اس وجہ سے ہمارے نزدیک غیر مبایعین کا خاص فرض ہے کہ ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ جو ہم نے یورپ میں طرز تبلیغ کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُوپر نقل کئے ہیں۔ اور جن سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یورپ اور امریکہ میں اسلام نہ پھیلنے اور اگر کوئی مسلمان ہوتا ہے۔ تو اس کے بہت کمزوری میں رہنے کا سبب یہی ہے۔ کہ وہ لوگ اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں۔ اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ان لوگوں کو اسلام کی اصل حقیقت سے واقف کرنے کا صرف یہ طریق ہے کہ انہیں وہ حقیقی اسلام دکھایا جائے۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کیا۔ اور جسے احمدیت کہا جاتا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور اسی کی تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یورپ اور امریکہ میں حقیقی اسلام ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک وہ امتیازی باتیں جو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ میں رکھی ہیں۔ ظاہر نہ کی جائیں اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش نہ کیا جائے۔

(۴) یہ باتیں جو اُوپر بیان ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اس قدر ضروری اور اہم ہیں۔ کہ آپ اس زمانہ میں اسلام کی عزت ان کے ساتھ وابستہ قرار دیتے ہیں۔

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے ان اُمور کو ضروری قرار دیا ہے۔ تو پھر سمجھ نہیں آتا۔ غیر مبایعین ایک احمدی مبلغ کے متعلق بطور اعتراض یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ "آپ اپنے لیکچروں اور لٹریچر میں اسلام کی بجائے احمدیت کی زیادہ تبلیغ کرتے ہیں" کیا احمدیت کے مفہوم میں وہی باتیں داخل نہیں۔ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر میں موجود ہے۔ جو ہم نے اُوپر نقل کی ہے۔ پھر کیا غیر مبایعین ان امور کو اسلام سے علیحدہ قرار دیکر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا ذکر یورپ اور امریکہ میں نہ کیا جائے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ حقیقی اسلام وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کیا۔ اور آپ کی ذات کے ذریعہ جو امتیازی باتیں حاصل ہوئیں۔ ان کا پیش کرنا ضروری بتاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدی مبلغ یورپ میں جس طریق سے اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ ان کا اپنا ایجاد کردہ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش فرمودہ ہے اور چونکہ اس زمانہ میں آپ کی ذات تمام دنیا کے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لئے آپ کی ذات پر خدا تعالیٰ کے جو نشانات ظاہر ہوئے اور آپ نے اسلام کی جو تعلیم بیان فرمائی۔ اس کا پیش کرنا ہی اسلام اور حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے۔

مُسلمانوں کی عجوبہ پرستی

جب کوئی قوم طاقت عمل کھو بیٹھتی ہے۔ اور بغیر کوئی محنت و مشقت برداشت کئے کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو عجوبہ پرستی میں اپنے لئے سامان تسلی تلاش کرنے شروع کر دیتی ہے۔ چونکہ مسلمان کہلانے والوں پر اب ایسا ہی وقت آیا ہوا ہے۔ اس لئے ان کی عجوبہ پرستی میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود اور امام مہدی کے متعلق جس قسم کی توقعات یہ لوگ رکھتے ہیں۔ وہ سب عجوبہ پرستی کا ہی نتیجہ ہیں۔ اور محض اس لئے مسلمان ان سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ انہیں بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے تمام دنیا کی حکومت حاصل ہو جانے کی توقع ہے۔ حالانکہ نہ کبھی ایسا ہوا۔ اور نہ آیندہ ہو سکتا ہے۔

آجکل مسلمان اخبارات میں جبل پور کی ایک چھٹی شائع ہو رہی ہے۔ جو ہمارے پاس بھی برائے اشاعت پہنچی ہے۔ اس میں ایک عجوبہ کا ذکر ہے۔ جو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ۸ر فروری چھ بجے کے قریب مغرب کی سمت ایک تارہ ٹوٹا جس کی شعاع نے مختلف صورتیں اختیار کرتے ہوئے لفظ محمدؐ کی شکل اختیار کر لی۔ جو تھوڑی دیر کے بعد رفتہ رفتہ مٹ گئی۔

اس پر مسلمان نہال ہو کر عجیب و غریب خیال آرائیاں کر رہے ہیں اور بڑی بڑی توقعات قائم کر رہے ہیں۔ مثلاً "زمیندار" (۱۶ر فروری) اسے "صداقت اسلام کی خاموش شہادت" قرار دیتا ہے۔ "الامان" (۱۵ر فروری) اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ "ہندوستان میں اسلام کی فتح ہو گی"۔ "صوبہ متوسط و صوبہ متحدہ کے لاکھوں ہندو مسلمان ہونگے"۔ "مدینہ" ۱۷ر فروری لکھتا ہے:۔ "ہم اس آسمانی شہادت پر جو حضور سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق اس دہریت و لامذہبی کے زمانے میں پیش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو جو موجودہ دور ابتلاء و مصائب میں گھبرا گئے ہیں۔ تسلی دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ ہے"۔

ہم اس بارے میں صاف طور پر کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں میں قوت عمل باقی ہوتی۔ تو وہ کبھی ایک ایسی بات کو جس کے متعلق ہر قسم کی خیال آرائیاں ہو سکتی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اس قدر وقعت نہ دیتے۔ دیکھئے آریہ اخبار "تیج" اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ بانی اسلام کے نام کا ظاہر ہو کر مٹ جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام جلدی مٹ جائے گا۔ یہ تو ایک دشمن اسلام کی رائے زنی ہے۔ "اودھ پنچ" لکھنو نے جو مسلمانوں کا اخبار ہے اپنے خاص انداز میں اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہیں تو اسے "اثر تخیل سازج باعانت ارادہ خالص" بتایا۔ کہیں "فلکی آتشبازی" قرار دیا۔ کہیں "کسی یورپین مسلم مشنری نے تبلیغ اسلام کی یہ صورت تجویز کی" سنایا ہے۔

ہمیں اس موقعہ پر جو کچھ کہنا ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ مسلمان اگر دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے اور دنیا میں اسلام کا غلبہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر اس قسم کے عجائبات کے ساتھ اسلام کی کامیابی کو وابستہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے اسلام کے سچے خادم بن جائیں۔ کیونکہ خدا نے آپ کو اسلام کی صداقت ظاہر کرنے اور دُنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور اب اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فلاح آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہو گئی ہے۔ چونکہ آپ کو قبول کر کے اسلام کی خاطر کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اس لئے مسلمان اس طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ اور عجوبہ پرستی میں چونکہ مفت کی کامیابی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

مولویوں کی اصلاح کی ضرورت

شردھانند جی کے قتل کے واقعہ کی ذمہ داری اگر قاتل کے علاوہ کسی اور پر بھی عائد ہو سکتی ہے۔ تو ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اختلاف عقائد کی بناء پر کسی کو قتل کر دینا جائز قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص نے شردھانند جی کو قتل کیا ہے۔ اسے ان سے کوئی ذاتی عداوت نہ تھی۔ کوئی خانگی جھگڑا نہ تھا۔ بلکہ اس نے ثواب کا کام سمجھکر ایسا کیا۔ اور یہ خیال اس کے دل میں مولویوں کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پھر اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے مولوی صاحبان پر کیوں ذمہ داری نہ ڈالی جائے۔ ہم اس بات پر بار بار اس لئے زور دے رہے ہیں۔ کہ سمجھدار مسلمان ایسے مولویوں کی اصلاح و درستی کی کوشش کریں۔ تا ان کی وجہ سے اسلام کو بدنام نہ ہونا پڑے۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ اس وقت اس سوال کو نہ اُٹھایا جائے۔ اس سے تفرقہ پڑتا ہے۔ اور مسلمانوں کو متحد ہو کر آریوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اتحاد کا خیال پیدا ہونا نہایت مبارک بات ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہر اس بات پر اتحاد کے لئے تیار ہے۔ جو حفاظت اور اشاعت اسلام کے لئے اختیار کی جائے۔ لیکن چونکہ آریوں کے ہاتھ میں اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے ہتھیار دینے والے آج کل کے مولوی ہی ہیں اس لئے مسلمانوں کو سب سے پہلے ان کی درستی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

مکالمہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال:۔ قبوں کے متعلق سلطان ابن سعود کے افعال کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔ میں قبوں کا اپنی ذات میں قائل نہیں۔ لیکن اس بات کا بھی قائل نہیں۔ کہ قبے ضرور گرانے چاہیئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر اس کی حفاظت کے لئے بیشک قبہ بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن باقی قبروں پر قبوں کا میں قائل نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر بھی صرف حفاظت کے لئے قائل ہوں۔ اگر خطرہ نہ ہو تو پھر قبہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ اس کے متعلق ایسے واقعات پیش آچکے ہیں۔ اور اب پہلے سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ اس لئے میرے نزدیک پہلے سے بھی زیادہ اس کا مضبوط کرنا ضروری ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ کئی دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو گرانے کی دشمنوں نے کوشش کی۔ اس لئے اس پر اس کی حفاظت کے لئے قبہ بنایا گیا۔ غرض میں مذہباً اس بات کا قائل نہیں۔ کہ قبر پر قبے بطور عزت کے بنائے جائیں۔ ہاں حفاظت کے لئے بنائے جا سکتے ہیں۔

سوال:۔ بطور یادگار بزرگوں کی قبریں محفوظ رکھنے کے لئے قبے بنائے جائیں تو کیا حرج ہے؟

جواب:۔ اگر قبر کی حفاظت کے لئے ضروری نہ ہو۔ تو قبہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر یادگار کے خیال سے قبہ بنایا جائے۔ تو میں ایسی یادگار کا قائل نہیں۔ کہ اس کے لئے قبہ ضروری ہو۔ یہی خیال ہے۔ جس سے آگے شرک پیدا ہوتا ہے۔ پس پروٹیکشن (حفاظت) تو ٹھیک ہے۔ لیکن میموریل (یادگار) ٹھیک نہیں۔ کیونکہ قبر کی اس رنگ میں یادگار ہی وہ چیز ہے۔ جو آگے شرک تک پہنچا دیتی ہے۔ بے شک ہم تو احترام کے طور پر قبہ بنائیں گے۔ لیکن دوسرے لوگ اس احترام کو اس حد تک پہنچا دیں گے۔ کہ جس سے شرک شروع ہو جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر جو قبہ بنایا گیا ہے۔ وہ بھی حفاظت کے لئے ہے نہ کہ اس لئے کہ مزار کی عزت کی جائے۔

سوال: کیا یہ میموریل نہیں؟

جواب: یہ میموریل نہیں بلکہ حفاظت ہے؟

سوال: قبروں پر قبہ بنانا کیوں جائز نہیں؟

جواب:۔ انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ کہ جن وجودوں کے ساتھ اسے محبت ہوتی ہے۔ ان کے مرنے کے بعد بھی جہاں تک ہو سکے ان کا احترام کرنا چاہتا ہے۔ یوں تو جب کوئی شخص مر جاتا ہے۔ اس کی لاش گو کتوں ہی کو کھا جائیں۔ تو اسے کیا تکلیف ہو گی۔ لیکن اس سے محبت رکھنے والے جو زندہ انسان ہوں۔ ان کی فطرت گوارا نہیں کرتی کہ لاش کی یہ حالت ہو۔ اس لئے وہ اپنے طور پر اس کا احترام کرتے ہیں۔ مگر یہ کوئی شرعی احترام نہیں ہوتا کیونکہ شرعی طور پر احترام جائز نہیں کیونکہ اس سے شرک پھیلتا ہے۔ بچوں وغیرہ کی قبر پر کوئی قبہ نہیں بناتا۔ مگر بزرگوں کی قبر پر قبہ بناتے ہیں۔ کیونکہ ان کی غرض ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ ان سے کچھ حاصل ہو گا۔

سوال:۔ میرے نزدیک تو ضرور بزرگوں کی قبریں پختہ بنانی چاہیئیں۔ اگر میں احمدی ہوا۔ اور میرے اختیار میں ہوا۔ تو ضرور حضرت مرزا صاحب کی قبر پر قبہ بنواؤں گا۔ کیونکہ بعد میں آنے والوں کا کوئی پتہ نہیں۔ کہ وہ کیسے ہونگے۔

جواب:۔ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندہ یادگار موجود ہیں۔ اور مزار کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ تو پھر ہمیں قبہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ کچھ عرصہ ہوا جب ہمیں خطرہ پیدا ہوا۔ کہ دشمن قبر کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو ہم نے قبر پر مکان بنا دیا تھا۔ لیکن جب خطرہ جاتا رہا تو مکان ہٹا دیا۔ خطرہ کی حالت میں بے شک بنا سکتے ہیں۔ اصل چیز تو شرک کا مٹانا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے گا۔ ہم ایسے کاموں سے بچیں گے۔ جن سے بعد میں کوئی شرک کی صورت پیدا ہو۔ باقی جو خدا کے کام ہیں۔ وہ خود کرائیگا۔ کیونکہ جس کام کو اللہ تعالےٰ نے کرانا ہوتا ہے وہ خود کرا لیا کرتا ہے۔ ہاں جہاں تک ہماری عقل اور شریعت اجازت دیتی ہے۔ وہاں تک ہمیں حفاظت کرنی چاہیئے۔ باقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کو میرے خیال میں جہاں تک ہو سکے۔ اس وقت مضبوط کرنا چاہیئے۔ اور اس کی جس قدر بھی حفاظت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔

سوال:۔ کیا اسی لحاظ سے حضرت مرزا صاحب کے مزار پر روضہ بنانا ضروری نہیں؟

جواب:۔ ہمیں ابھی ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارے سلسلہ کو پہلے تو کھلونا سمجھا جاتا تھا۔ اب بعض گورنمنٹیں مخالف ہو رہی ہیں۔ اور جوں جوں حکومتیں ہماری ترقی کو محسوس کرینگی ہماری زیادہ مخالف ہوتی جائیں گی۔ مگر ابھی تک ہمارے کام کو اکثر لوگ کھیل ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ابھی ہمیں وہ خطرات بھی نہیں۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہیں۔ اصل چیز جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ وہ شرک کا مٹانا ہے۔ اس لئے ہم بھی حتی الوسع اس کے مٹانے کے لئے کوشش کریں گے۔ نہ کہ ایسے کام کریں۔ جن سے پھر شرک پھیل جائے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر ایسے خیال سے بھی روک دیتے تھے۔ جس سے شرک پھیلنے کا احتمال ہوتا۔ چنانچہ جب آپ کا لڑکا فوت ہوا۔ تو اتفاق سے اس وقت سورج کو بھی گرہن لگا بعض لوگوں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ گرہن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑکے کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ہے رسول اللہؐ کو جب اس کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ واقعات کسی کی موت یا حیات کے باعث نہیں ہوتے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں کسی کی زندگی اور موت کا دخل نہیں۔ حالانکہ یہ موقعہ تھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عزت کے لئے اس خیال کو بجائے مٹانے کے قائم رہنے دیتے۔ لیکن چونکہ یہ خیال شرک پیدا کرنیوالا تھا۔ اس لئے فوراً اس کو لوگوں کے ذہنوں سے دور کر دیا۔

اس کے بعد سلطان ابن سعود اور انگریزوں کے تعلقات کا ذکر ہوا۔ تو فرمایا۔ سلطان ابن سعود تو انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ ہم نے پچھلے دنوں وائسرائے کو لکھا تھا۔ کہ گورنمنٹ جس طریق سے ابن سعود کو مدد دے رہی ہے۔ اسے ہم ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح عرب میں انگریزی حکومت اپنا تصرف کرنا چاہتی ہے۔ جو ہمیں ناپسند ہے۔

سوال:۔ کیا گورنمنٹ کی تابعداری ضروری ہے؟

جواب:۔ ہاں اسلام کی رو سے گورنمنٹ کی تابعداری ضروری ہے۔

سوال:۔ کیا زیارت کربلا جائز ہے؟

جواب:۔ اگر اس خیال سے کوئی جائے۔ کہ وہاں جا کر ان کے لئے دعا کرے۔ اور ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے احسانات کا دعا کے ذریعہ معاوضہ دینا چاہے۔ تو جائز ہے۔ اور اس کا اسے ثواب ملے گا۔ لیکن اگر اس لئے وہاں جاتا ہے۔ کہ اپنے لئے وہاں دعا کرے۔ اور جو بزرگ قبروں میں دفن ہیں۔ ان سے مدد مانگے۔ تو یہ ناجائز ہے۔

سوال:۔ کیا خدا تعالےٰ نظر آ سکتا ہے؟

جواب:۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کا ظہور ہو گا۔ جو دنیا کے ظہور سے بالا ہو گا۔ باقی اس کی ذات نظر نہیں آئے گی۔ کیونکہ وہ وراء الوراء ہستی ہے۔

سوال:۔ خدا کی ٹانگ کا دوزخ میں رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ یہ استعارہ ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویا ہے۔ اور رویا تعبیر طلب ہوتی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا ادنےٰ ظہور دوزخیوں پر بھی ہو گا۔ پیر سے مراد کسی چیز کا ادنےٰ حصہ ہوتا ہے۔ یہ تمثیلاً بتایا ہے۔ کہ دوزخیوں پر بھی اللہ تعالےٰ کا ایک ظہور ہو گا۔

سوال:۔ صاف کیوں نہیں بتا دیا۔ استعارہ میں کیوں ذکر کیا؟

جواب:۔ مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ بعض طبائع مثالوں میں

بات زیادہ سمجھتی اور متاثر ہوتی ہیں۔ پھر رؤیا میں تو اکثر تمثیلی کلام ہوتا ہے۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو چاند اور ستارے سجدہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ اور اس سے مراد ان کے بھائی تھے۔

سوال :- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس استعارہ کے کوئی معنے نہیں بتائے؟

جواب :- ہمیں کیا پتہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعبیر نہیں بتائی۔ ممکن ہے۔ آپؐ نے تعبیر کی ہو۔ لیکن آگے کسی نے بیان نہ کی ہو۔ آخر آپ چوبیس گھنٹے میں جو باتیں کرتے تھے کیا وہ سب لکھی گئی ہیں۔

سوال :- متعہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

جواب :- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پہلے متعہ کا رواج تھا۔ جب تک شریعت میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں تھا۔ تب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع بھی نہیں کیا۔ آخر رسول اللہ صلعم نے خدا تعالے کے حکم سے اس کو حرام قرار دیدیا۔ حدیث میں اس کے حرام ہونے کے متعلق بیان آتا ہے۔

سوال :- کیا حضرت علی نے شراب پی؟

جواب :- جب شراب پہلے حرام ہی نہیں تھی۔ تو یہ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ انہوں نے شراب پی یا نہیں۔ جب ایک چیز جائز تھی۔ تو اس کے استعمال سے کیا گناہ لازم آسکتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ پی ہو۔ لیکن میرا اپنا خیال ہے۔ کہ کسی صحابی نے جائز ہونے کے زمانہ میں بھی شراب نہیں پی ہوگی۔ باقی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ خدا تعالے نے نبی بنانا تھا۔ اس لئے آپ کی خاص حفاظت فرمائی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دو بہنوں سے نکاح جائز تھا۔ لیکن ہماری شریعت میں حرام ہو گیا۔ جب تک اسلام کا یہ حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اگر کسی نے دو بہنوں سے ایک وقت نکاح کیا تو یہ گناہ نہیں۔ میرے نزدیک ایسی باتوں کے متعلق بحث کرنا پسندیدہ امر نہیں۔ ایک چیز ایک زمانہ میں جائز ہوتی ہے۔ دوسرے زمانہ میں وہی حرام ہو جاتی ہے یا ایک ناجائز ہوتی ہے۔ پھر جائز ہو جاتی ہے ان بحثوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

سوال :- اہل بیت سے کون مراد ہیں؟

جواب :- میرے نزدیک اہل بیت سے مراد بیوی بچے داماد وغیرہ سب ہیں۔ لیکن قرآن کریم میں یہ بیویوں پر بولا گیا ہے۔

سوال :- کیا آیت تطہیر میں اہل بیت شامل ہیں؟

جواب :- تطہیر کی کئی اقسام ہیں۔ ایک تطہیر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے اس حد تک پاک کرتا ہے۔ کہ وہ اعلےٰ درجہ کا مومن ہوتا ہے۔ اور ایک تطہیر نبوت کی ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ اس حد تک تطہیر کرتا ہے کہ اس کو مقام نبوت تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت علی اور حسنین کو ولایت کی تطہیر حاصل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کیلئے ایک اہم سوال

نمازوں کے ذریعہ کیوں کامیابی حاصل نہیں ہوتی

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۲۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

شقی اور مزکی میں امتیاز

ایک شقی انسان اور ایک نیک انسان کے درمیان یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ شقی اپنی شقاوت کی وجہ سے بعض نظارے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ وہ اپنے کانوں کے پاس کئی ایک آوازیں سنتا ہے۔ اور ان آوازوں میں سے بعض ایسی آوازیں بھی ہوتی ہیں۔ جو ہر روز اس کے کانوں میں پڑتی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ ان کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور ان کی حکمت جاننے کے واسطے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ پھر اس کے باقی حواس میں بعض بیرونی نقصانات کے اثرات بھی ہو جاتے ہیں۔ اور ان اثرات سے وہ بالکل ہی ان نظاروں سے جو وہ ہر روز دیکھتا ہے۔ کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور ان آوازوں کی طرف جو ہر روز اس کے کانوں میں پڑتی ہیں توجہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کا نام صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ رکھا ہے۔ کہ وہ بہرے ہیں۔ گونگے ہیں۔ اندھے ہیں۔ کہ باوجود کان رکھنے کے نہیں سنتے۔ باوجود آنکھیں رکھنے کے نہیں دیکھتے اور باوجود زبانیں رکھنے کے نہیں بولتے۔ پس وہ اسی امر کے مستحق ہیں۔ کہ وہ بہرے کہلائیں۔ اندھے کہلائیں۔ گونگے کہلائیں ان کی آنکھیں بینا کہلانے کا حق نہیں رکھتیں۔ ان کے کان "شنوا" کہلانے کے مستحق نہیں۔ ان کی زبانیں "گویا" کہلانے کی حقدار نہیں۔ وہ اپنے عمل سے اپنے اس حق کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی نظروں کے سامنے دنیا میں کئی قسم کے تغیرات گذرتے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح ایک چکنے گھڑے پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ سب بہ جاتا ہے۔ اسی طرح ان پر بھی ان تغیرات سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ ان تغیرات سے دیکھتے ہیں۔ وہ ایک معمولی سی بات کی طرح گذر جاتا ہے۔ مگر ان کے مقابل پر ایک مومن کے لئے ہر ایک تغیر میں جو دنیا میں گذرتا ہے ایک نشان ہوتا ہے۔ جس طرح دنیا کے تمام دوسرے امور میں خدا تعالےٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح زمانے کے تغیرات میں بھی اس کی قدرت کے نشان پاتا ہے۔ اور یقین کرتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے۔ اس میں کسی نہ کسی قدرت کا اظہار موجود ہے۔ اور کوئی نہ کوئی حکمت ان کے اندر ہے۔ اس کا حساس دل ان سب باتوں کو فوراً محسوس کر لیتا ہے۔ اور یہی لوگ ہوتے ہیں۔ کہ انہیں دیکھنے والے اور سننے والے کہا جائے۔

حادثات زمانہ پر رسول کریمؐ کی گھبراہٹ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھا ہے۔ جس وقت تیز ہوا چلتی یا بادل اٹھتا یا بارش ہوتی یا آندھی آتی یا طوفان آتا۔ تو آپؐ گھبرا جاتے اور بسا اوقات اس گھبراہٹ سے کئی کئی بار آپؐ گھر کے اندر باہر آتے جاتے اور فرماتے معلوم نہیں خدا تعالےٰ کی اس ہوا یا اس بارش یا اس آندھی سے کیا منشاء ہے۔ آپؐ کی اس گھبراہٹ کو دیکھ کر بعض لوگ یہ سمجھتے۔ کہ یہ کوئی بڑا ہی تھڑ دلا اور کمزور انسان ہے۔ کہ ان روزمرہ کی باتوں سے بھی گھبرا جاتا ہے۔ مگر آپؐ فرماتے۔ پہلی قوموں پر عذاب آئے ہیں۔ اب معلوم نہیں۔ کہ یہ طوفان یا یہ بارش یا یہ ہوا عذاب کے رنگ میں ہے۔ یا رحمت کے رنگ میں۔ تو مومن ہر تغیر میں خدا تعالےٰ کی قدرت کا نشان دیکھتا ہے۔ اور شقی کی ان کی طرف آنکھ ہی نہیں اٹھتی۔

حادثات زمانہ کا اثر انبیاء پر

تیز چلنے والی ہواؤں۔ اڈ کر آنیوالے بادلوں اور کھل کر برسنے والی بارشوں میں بظاہر خوشی ہوتی ہے۔ اور وہ امید کا موجب ہوتی ہیں۔ لوگ ان کو دیکھ کر تسلی پاتے ہیں لیکن خدا کے رسول خدا تعالےٰ کے پوشیدہ ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان سے خدا کی ناراضی محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ حال صرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی نہ تھا۔ کہ آپ ان تغیرات سے کہ جن سے لوگ خوشی محسوس کرتے گھبرا جاتے بلکہ تمام دوسرے ماموروں کا بھی کہ جن کا کچھ نہ کچھ حال تاریخ سے ہمیں معلوم ہو سکا ہے یہی حال تھا۔ ان انبیاء کو جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے چھوڑ کر ان انبیاء کو بھی اگر دیکھا جائے۔ جن کا ذکر قرآن کریم نے نہیں کیا۔ اور دوسری قوموں کے انبیاء کو بھی اگر دیکھا جائے۔ تو ان سب کی زندگیاں ایسی ہی نظر آتی ہیں۔ کہ وہ بھی ان تغیرات سے گھبرا جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چینیوں کے نبی کنفیوشس کا بھی یہی حال تھا۔ باوجود بہادر اور دلیر ہونے کے آندھی اور بارش سے گھبرا جاتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ شاید

اس کے اندر کوئی عذاب ہے۔ اسی طرح تمام قوموں کے انبیاء کا حال ہے۔ کہ جب کبھی اس قسم کے تغیرات دنیا میں پیدا ہوتے وہ ڈر جاتے کہ کہیں یہ تغیر عذاب کے رنگ میں ہی نہ ہوں حالانکہ دوسرے لوگ ان کو روزمرہ کی ایک معمولی سی بات سمجھ کر ان کی طرف متوجہ بھی نہ ہوتے ٭

تغیرات سے گھبراہٹ کی یکسانیت

پس اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ جوہر جو تغیرات زمانہ سے ڈرنے اور گھبرانے کا تھا۔ اور یہ کیفیت جو اس گھبراہٹ سے پیدا ہوتی تھی۔ ایک ہی تھی۔ اور بالکل ملتی جلتی تھی۔ گویا یہ ایک نور تھا۔ جو ان میں رکھا گیا تھا۔ اور جو ان سے ظاہر ہوتا تھا۔ خواہ وہ نور کنفیوشس سے ظاہر ہو خواہ موسیٰؑ کے اندر سے اور خواہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے۔ کوئی ہو۔ بہرحال وہ نور ایک تھا کیا ہوا کہ وہ کبھی کسی سے ظاہر ہوا۔ اور کبھی کسی سے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

کنفیوشس ہو یا عیسےٰؑ۔ موسیٰؑ ہو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نور ایک ہی تھا۔ جس کے ظاہر ہونے کے لئے قوم اور نسل کی کوئی قید نہیں۔ وہ کسی سے ظاہر ہو۔ مگر تھا وہ ایک ہی نور پس خدا تعالیٰ کی عظمت اور وقار اور جلال ان کی ہر حرکت سے نمایاں تھا۔ اور اس سے بھی ثابت ہوتا تھا۔ کہ کسی ایسے علم کی بنیاد پر یہ یقین قائم کیا گیا ہے۔ جو بالکل درست اور مضبوط ہے۔ اور جسے وہی کچھ سمجھ سکتا ہے۔ جو مومن ہے ٭

مومن اور شقی میں فرق

غرض مومن اور شقی اور سعید اور شقی میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ جو خدا کے ماننے والے ہوتے ہیں۔ وہ تغیرات میں نشان دیکھتے ہیں اور ان سے سبق سیکھتے ہیں۔ اور اپنی درستی کرتے ہیں۔ اور اصلاح پاتے ہیں۔ لیکن جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ بجائے اس کے کہ ان سے کچھ فائدہ حاصل کریں۔ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ پس جبکہ مومن اور کافر۔ سعید اور شقی میں یہ فرق ہے۔ تو کیا یہ تعجب نہ ہوگا کہ ایک آواز جو بار بار آتی ہو۔ اور دن میں کئی کئی دفعہ کان میں پڑتی ہو۔ یعنی اذان۔ اس کی طرف غور نہ کیا جائے۔ اور باوجود مومن ہونے کا دعویٰ کرنے کے نہ کیا جائے ٭

اذان

ایک مسلمان کے لئے اذان کی آواز کوئی عجیب چیز نہیں۔ کہ کبھی کبھی اس کے کان میں پڑتی ہو۔ بلکہ یہ وہ آواز ہے۔ جسے ہر روز وہ پانچ وقت سنتا ہے۔ یہ معمولی آواز نہیں۔ بلکہ ان آوازوں میں سے ہے۔ جن کا وہ انتظار کرتا ہے۔ اور جسے وہ جانتا ہے۔ کہ برکت اور رحمت کی طرف بلانے والی ہے۔ بعض اوقات وہ جانتا ہے کہ یہ آواز مجھ سے چھوٹے وجود سے نکل رہی ہے۔ اور بے شک یہ آواز انسان کے حلق سے نکل رہی ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت خدا ہی اسے نکلنے والا ہے۔ کیونکہ یہ اسی کی بلند کی ہوئی آواز ہے۔ جو برکت اور رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔

لیکن باوجود اس کے سننے والا اس کے مطالب پر غور نہیں کرتا۔ حالانکہ مدعا اگر صرف نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہوتا اور اس کا کوئی مطلب اور حقیقت نہ ہوتی۔ تو اس کیلئے ڈھول اور نرسنگا وغیرہ کافی تھے ڈھول اور نرسنگا وغیرہ کی آواز بھی اونچی ہوتی ہے۔ اور وہ عجیب بھی تھے۔ مگر ان کو جو استعمال نہیں کیا گیا۔ اور ان کی جگہ اذان کو قائم کیا گیا۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس میں کچھ حکمت ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک انسان اس بات کو جانتا ہے۔ اور ہر روز پانچ وقت اسے سنتا ہے۔ اس پر غور نہیں کرتا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ اس میں جو حکمت ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اذان دینے والا خدا کی آواز کو دہراتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ اس کے اندر یہ حکمت ہے کہ یہ تمہیں رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔ اور یہ حکمت جو برکت اور رحمت اور کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔ ڈھول اور نرسنگا اور نفیری وغیرہ کی آوازیں نہیں ہوسکتی۔ لیکن کتنے ہیں وہ مسلمان کہلانے والے جو اس کی حقیقت پر غور کرتے ہیں؟

مسلمانوں کی تباہی کی وجہ

دیکھو یہ جو آواز اٹھتی ہے۔ یہ کہتی ہے آؤ آؤ نماز کی طرف آؤ۔ آؤ آؤ کامیابی کی طرف آؤ۔ آؤ آؤ برکت اور رحمت کی طرف آؤ۔ پس مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ وہ اس پر غور کریں کہ صلوٰۃ جس کا نام رحمت اور برکت ہے۔ کیونکر اس کے وہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے ایک جگہ بلانے کے بتائے جاتے ہیں۔ کیوں اس جگہ کہ جہاں بلایا جاتا ہے جانے سے وہ نتائج پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی نہ جائے تو اس کو وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے۔ ہم گھر پر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیوں نہیں کہا گیا۔ کہ یہ رحمتیں اور برکتیں گھر پر بھی مل سکتی ہیں۔ اور گھر پر نماز پڑھنے سے بھی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ مسجد میں آنے کے لئے کیوں بلایا جاتا ہے۔ اس بات پر اگر مسلمان غور کرتے اور اس بات کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔ تو یہ تباہی جس میں وہ آج پڑے ہوئے ہیں۔ ان پر نہ آتی اور وہ برباد اور ذلیل نہ ہوتے ٭

اذان کیا ہے؟ اذان خدا تعالیٰ کی آواز ہے۔ جو کامیابی کی طرف بلاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ نماز رحمت ہے اور اس میں برکت ہے۔ آؤ اس میں شامل ہو جاؤ۔ گھروں پر نہیں مسجدوں میں۔ لیکن دیکھو اس وقت نمازیں بھی وہی ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھیں۔ الفاظ بھی وہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پڑھے جاتے تھے۔ حرکتیں بھی وہی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھیں۔ لیکن باوجود اس کے نہ وہ برکتیں ہیں۔ نہ وہ رحمتیں ہیں۔ اور نہ وہ نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوتے تھے کیوں نماز کے نتیجہ میں اب وہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ جو بتائی جاتی ہے۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حاصل ہوتی تھی۔ یہ ایک سوال ہے۔ جو مسلمان لفظوں سے تو نہیں۔ لیکن اپنی حالت سے پیدا کر رہے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ نماز سے کچھ حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ بات گو منہ سے نہ کہیں۔ لیکن اپنے عمل سے کہہ رہے ہیں۔ ہاں بے تکلف دوستوں کی مجلس میں کہہ بھی دیتے ہیں۔ ایک شخص جو اچھے عہدہ پر فائز ہے۔ اور مسلمانوں کے متعلق درد بھی رکھتا ہے۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز نمازیں چھوڑنے میں پنہاں ہے۔ جب تک مسلمان نماز نہ چھوڑینگے۔ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کے دل کے یہ خیال ہیں۔ جنہیں عام مجالس میں نہ کہہ سکیں تو نہ کہہ سکیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ان کے دلوں میں یہ خیال ضرور ہے۔ کہ جب تک نمازیں ترک نہیں کی جاتیں۔ تب تک کوئی کامیابی مل نہیں سکتی لفظوں میں تو شاید بہت ہی کم یہ کہتے ہوں لیکن عملاً مسلمانوں کا بیشتر حصہ یہ سوال اٹھا رہا ہے۔ کہ کامیاب ہونے کے لئے نمازیں ترک کر دینی چاہیئیں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض لوگوں کا یہ خیال نہ ہو۔ اور اس شبہ کو پیدا ہی نہ ہونے دیتے ہوں لیکن عمل ان کے بھی یہی بتاتے ہیں۔ کہ نماز کو کامیابی کا گر نہیں سمجھتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ اور ان کو یہ یقین ہوتا۔ کہ نماز ہی سب کامیابیوں کی کنجی ہے۔ تو ان کے اعمال وہ نہ ہوتے جو آج ہیں۔ اور نہ آج مسجدیں اس طرح ویران نظر آتیں کہ اول تو نماز پڑھنے والے ہی شاذ و نادر۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ یقین سے خالی۔ ورنہ بھلا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ یقین بھی ہو۔ کہ نمازیں کامیابی کا گر ہیں۔ اور نمازوں کے ذریعہ ہی برکت اور رحمت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور پھر نمازیں پڑھنے کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور برکت اور رحمت نہ ملے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کا بڑا بھاری سبب ایک تو اذان کے الفاظ کی حکمت نہ جاننے اور پھر نمازوں کے لئے مسجدوں میں نہ آنے اور نمازوں کو کامیابی کا گر نہ سمجھنے میں ہے۔

نمازوں کے لئے ڈنڈے چلتے

دیکھو لوگ دنیاوی ترقیوں کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔ بعض وقت تو انکو اس کے لئے سخت ذلت اور تکلیف بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ اس کے لئے کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمان بھی ان میں شامل ہیں۔ اور اسی قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ یہ جو پانچ پانچ روپے کی ترقی کے لئے افسروں اور حاکموں کی منتیں اور خوشامدیں

کرتے ہوئے مسلمان نظر آتے ہیں۔ اور ان کے دروازوں پر گرے رہتے ہیں۔ اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی ترقیوں کے لئے بعض وقت بڑی بڑی رقمیں بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ انہیں اگر یقین ہوتا۔ کہ مسجدوں میں نمازوں کے لئے جانے سے حقیقی ترقی اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور نماز کے ذریعے ہم کو اس سے بڑھکر ترقیاں مل سکتی ہیں۔ اور نمازوں کے معاوضہ میں جو کچھ مل سکتا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جو لوگوں کے دروازوں پر گرنے سے ملتا ہے۔ تو یہ خطابوں کے حاصل کرنے والے۔ یہ عہدوں کی تلاش کرنے والے۔ یہ ترقیوں کی جستجو کرنے والے، یہ کامیابیوں کی خواہش رکھنے والے مسجدوں میں ہی پڑے رہتے۔ اگر وہ جانتے کہ ہمیں مسجدوں میں وہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی زیادہ مل سکتا ہے۔ جو لوگوں کے دروازوں سے ملتا ہے۔ اگر وہ جانتے کہ نماز کے ذریعے اس سے بہت زیادہ برکت اور عزت مل سکتی ہے۔ جو دوسروں کی منت خوشامد کرنے سے میسر آ سکتی ہے تو بجائے اس کے کہ نماز کے لئے لوگوں کو تلاش کیا جاتا۔ شاید نماز کے وقت جگہ حاصل کرنے کے لئے ڈنڈے چل جاتے۔ لوگ آتے اور کہتے۔ ہمیں بھی تھوڑی سی جگہ دو۔ ہمیں بھی خدا تعالیٰ سے کچھ لے لینے دو۔ پھر کیا مسجدیں ویران نظر آتیں۔ اور مسلمانوں پر یہ تباہی اور بربادی آتی۔ جو آج آ رہی ہے۔ ہرگز نہیں *

ایک اہم مگر قابل غور سوال

مگر ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی ترقی اور کامیابی چاہتا ہے۔ تو لوگوں کے دروازوں پر جاتا ہے۔ ان کی منت وخوشامد کرتا ہے۔ اور اگر نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کے دروازہ پر نہیں آتا۔ جو سب کامیابیوں اور ترقیوں کا دینے والا ہے وہ مدرسہ کی طرف تو جاتا ہے۔ لیکن اگر نہیں جاتا۔ تو مسجد کی طرف نہیں جاتا۔ جس میں جانا تمام ترقیوں کو حاصل کرنا ہے۔ وہ بڑے صبر سے لوگوں کے دروازوں پر جاتا ہے۔ اور ایک کتے کی طرح صابر ہو کر بیٹھا رہتا ہے۔ بڑی تیزی سے اس کا قدم ان لوگوں کے گھروں کی طرف اٹھتا ہے۔ جن کے متعلق سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ دے سکتے ہیں۔ لیکن نہیں اگر اس کا قدم اُٹھتا تو مسجد کی طرف نہیں اُٹھتا۔ وہ اذان کو دھوکہ اور نماز کو فریب سمجھتا ہے۔ وہ منہ سے تو کہتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رحمت تھے۔ لیکن عمل سے وہ بتاتا ہے۔ کہ رحمت نہیں تھے۔ اور نعوذ باللہ دھوکہ دینے والے انسان تھے۔ پس یہ سوال اکثر مسلمانوں کے عمل سے پیدا ہو رہا ہے۔ اور بڑے زور سے پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر نماز کی یہی کیفیت ہے۔ جو مسلمانوں نے آج سمجھ رکھی ہے۔ اور جس کے مطابق انہوں نے اپنے عملوں کو بنایا ہوا ہے۔ تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پھر یہ بات بھی پیدا ہوگی۔ کہ کیا نماز میں کوئی رحمت ہے۔ کوئی برکت ہے جو اس کے ذریعے میسر آتی ہے۔ کوئی ایسی حکمتیں اس میں ہیں۔ جن کے جاننے سے ترقیاں ملتی ہیں۔ اور ناواقفی سے ان کے پانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اگر نماز فی الواقع رحمت ہے۔ اگر فی الواقع اس میں کوئی برکت ہے۔ اگر فی الواقع اس میں کوئی ایسی حکمتیں ہیں کہ جن کو جاننے سے ہم ترقیاں حاصل کر سکتے ہیں اور ہم ان سے واقف نہیں۔ یا ہم غفلت کے سبب ان کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو ہمیں پھر اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تا ہم ان کو جان سکیں۔ اور پھر عمل کر کے نتائج حاصل کر سکیں۔ غرض یہ ایک سوال ہے۔ جو مسلمانوں کے عمل سے پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس وقت ضرورت ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اسپر غور کیا جائے۔ کہ کیا یہ بات جھوٹی ہے۔ کہ نماز سب ترقیوں اور برکتوں کی منبع ہے۔ یا پھر ہمارا عمل جھوٹا ہے۔ اگر عمل جھوٹا ہے اور نماز میں برکت اور فائدہ ہے۔ تو ہمیں اس فائدہ کو لینا چاہیئے۔ اور اگر نمازوں میں کوئی فائدہ نہیں۔ اور ان کے ذریعے کوئی برکت اور کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی تو پھر اس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی شخص سنجیدگی کے ساتھ اسپر غور کریگا۔ اور اچھی طرح اسپر خیال کریگا۔ تو وہ سمجھ لے گا۔ کہ اس کی حکمت کو ہی نہیں سمجھا گیا۔ ورنہ اس میں بہت بڑے فائدے ہیں *

بغیر حکمت سمجھے کوئی کام فائدہ نہیں دیتا

ہر بات کی حکمت کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جب تک کسی بات یا کسی کام کی حکمت نہ سمجھی جائے وہ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص نوکری کرتا ہے۔ اور اس نوکری کی حکمت نہیں جانتا۔ تو وہ نوکری اُسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسی طرح علاج ہے۔ علاج بھی بغیر حکمت جانے نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک شخص کھیتی باڑی کرتا ہے۔ اور بغیر اس کی حکمت جانے کے کرتا ہے۔ تو وہ کھیتی باڑی اُسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسی طرح ہر کام کے متعلق ہے۔ کہ جب تک اس کی حکمت کو نہ سمجھا جائے۔ وہ فائدہ نہیں دیتا۔ نماز کی بھی چونکہ حکمت نہیں سمجھی گئی۔ اس لئے نماز بھی آج کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسا ہی اذان اور مسجد میں آ کر نماز پڑھنے کا حال ہے۔ اگر ان سب کی حکمت سمجھی جاتی۔ تو آج یہ حالت ہی نہ پیدا ہوتی کہ لوگ اس کے بغیر کامیابیوں اور ترقیوں کا پانا ممکن سمجھ لیتے۔ غرض لوگ نماز کو محض اس کی حکمت کے نہ سمجھنے سے کامیابیوں کے راستے میں روک بتاتے ہیں اور اس میں کوئی خیر و برکت نہیں پاتے۔ لیکن میں آج اس سوال کو پیش کرتا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ اس پر غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ کیا فی الواقع اس میں کوئی برکت اور رحمت نہیں۔ اور اس کے ذریعے کوئی کامیابی نہیں مل سکتی۔ یا یہ کہ یہ تو فی الواقع برکت اور رحمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس کے ذریعے کامیابی میسر آ سکتی ہے۔ لیکن ہم ہی نہیں سمجھ سکے۔ کہ اس میں کیا حکمتیں ہیں۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

یہ سوال غیروں کے لئے ہی نہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے بھی ہے۔ خواہ ان کو نمازوں میں لذت اور سرور آتا ہو۔ اور خواہ وہ ان برکات اور رحمتوں کو پا ہی رہے ہوں۔ جو اس کے ذریعے مل سکتی ہیں۔ وہ بھی غور کریں۔ کہ نماز جو کہ کامیابیوں کی جڑھ ہے۔ اور جس سے تمام بلائیں اور مشکلیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام فتنے اور فساد رُک جاتے ہیں۔ آج کیوں مؤثر نہیں ہو رہی۔ اور کیوں آج اس کے وہ نتائج نہیں پیدا ہو رہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوتے تھے۔ اور ان نتائج کے پیدا ہونے کے راستہ میں کیا روکیں ہیں۔ اور وہ روکیں کیونکر دُور ہو سکتی ہیں۔ پس یہ سوال جماعت احمدیہ کے لئے بھی ہے۔ وہ بھی اس پر غور کرے *

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض کا طریق

میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ سے پڑھا کرتا تھا۔ تو پڑھتے ہوئے کئی مقام ایسے آ جاتے کہ ہیں کچھ دریافت کرنا چاہتا۔ مگر آپ فرماتے کہ "میاں چلو آگے چلو آپ ہی سمجھ لینا"۔ آپ رض کی اس بات کا یہ مطلب ہوتا کہ انسان اپنے آپ غور کرنے سے جو بات حاصل کر سکتا ہے وہ دوسرے کے بتانے سے حاصل نہیں کر سکتا۔ میں نے اس طریق سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ اس وقت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض کے طریق کے مطابق آج کہتا ہوں کہ آپ ہی اسپر غور کرو اور سوچو۔ خود سوچنے اور غور کرنے سے تمہیں بہت سی باتیں حاصل ہونگی۔ جو صحیح نتائج پر پہنچانے والی ہونگی۔ اور اسی بات کی حقیقت کو کھول دینگی۔ کہ کیوں نماز سے فائدے حاصل نہیں ہوتے جو اس کے بتائے گئے ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ظاہر ہوتے تھے۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ اپنے خیالات اس کے متعلق ظاہر کرونگا۔

لیکن اسی قدر جس قدر کہ خطبہ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ خطبہ بہت لمبا نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ایک وجہ وقت کی قلت بھی ہے۔ اور کچھ پیچھے میں شامل ہونے والے لوگوں کا لحاظ بھی ہے وقت کے لحاظ سے جس قدر کہا جا سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعے کے دن کہوں گا۔ خطبہ میں انسان پوری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ اسلئے میں بعض ضروری ضروری باتیں اس کے متعلق بیان کروں گا۔ لیکن آپ کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے طور پر اس پر ضرور غور کریں۔ اور سوچیں کہ نماز کے فوائد حاصل ہونے کی وجہ کیا ہے۔

دعا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنا کلام سمجھنے کی توفیق دے۔ اور فہم عطا فرمائے۔ تاہم اس کی باتوں اور اس کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں۔ پھر ہمیں یہ توفیق بھی دے۔ کہ ہم اس کے کلام کے مطابق اپنے عملوں کو بنا سکیں تا ہمیں وہ فوائد مل سکیں۔ جو اس کے کلام کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے مل سکتے ہیں۔ آمین۔

تنظیم کا خواب بے تعبیر

ہمیں اخبار "تنظیم" میں یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا۔ کہ ان کو تحریک تنظیم میں ناکامی ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ تحریک بھی ہمارے لئے ایک خواب بے تعبیر سے زیادہ اہم ثابت نہ ہو سکی" ہم محرکان تنظیم کو ان کی مایوسی کی وجہ بتلاتے ہیں۔ تنظیم کا یہ خواب یا تو خواب ہی نہ تھا۔ محض خیال تھا۔ جو معدہ و دماغی بے اعتدالیوں کے باعث حالت بے خودی میں دیکھ لیا۔ یا اگر واقعی خواب تھا تو کوئی خواب بے تعبیر نہیں ہوا کرتا۔ تنظیم کو چاہیئے تھا۔ کہ اس خواب کے دیکھنے پر وہ اس قوم کے امام کے پاس جاتا۔ جس نے انتظام کی بابت چند روز پہلے اقرار کر چکا ہے۔ آج دنیا میں بس ایک وہ ہی تعبیر بتلا سکتا ہے۔ جس نے قوم کو ایک ہی نظام میں چلایا۔ اور ایک لڑی میں پرو دیا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر اور نبی کا خطاب پا کر مسیح موعود کے جلیل القدر عہدہ کے ساتھ دنیا میں آئے۔ اور بحکم خدا وند تعالیٰ ایک قوم بنائی۔ اور اس میں محبت کی روح ڈالی۔ اور دنیا کو صلح کا پیغام دیکر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اللہم صل علیٰ محمد و آلہ و اصحابہ و خلفائہ و سلم۔ اگر حقیقی تنظیم کی خواہش ہے۔ آپ بھی اسی رشتہ اتحاد میں شریک ہوں۔ فقط

(خاکسار حبیب الرحمٰن از حاجی پور۔ ڈاکخانہ پھگواڑہ)

رسول کریم صلعم اور تعدد ازواج

رسالہ بلاغ امرت سر کے فروری ۱۹۲۷ء کے پرچہ میں "اتباع قرآن" کے عنوان کے ماتحت جناب سید صادق علی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک جگہ آیت اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ اُجُوْرَھُنَّ (۳۳-۴۹) سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں بیویوں کی تعداد کی تعیین ابھی نہیں کی گئی تھی۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک سے زیادہ شادیاں کر چکے تھے۔ اور یہ نکاح رواج کی وجہ سے تھے۔ پھر جب ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم کے ذریعہ اسلامی قانون یہ مقرر ہوگیا۔ کہ صرف ایک شادی کی جائے۔ تو جو لوگ اس تعیین سے قبل رواج کی وجہ سے متعدد شادیاں کر چکے تھے۔ ان کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ ایک کے سوا باقی عورتوں کو چھوڑ دیں۔ مگر مختلف مصالح کی وجہ سے رسول مقبول صلعم کے معاملہ کو استثنائی ٹھیرایا گیا۔ اور فرمایا گیا۔ کہ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ یعنی جو بیویاں تو کر چکا ہے۔ وہ ہم جائز قرار دیتے ہیں۔ تجھ پر ضروری نہیں۔ کہ تو ان کو جدا کرے۔ خلاصہ اس استدلال کا یہ ہوا کہ رسول مقبول کا تعدد ازدواج کسی خدائی قانون یعنی شرعی اجازت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض عدم قانون کے زمانہ میں رواجاً وقوع میں آیا تھا۔ ہاں خدا نے آئندہ کے لئے کسی مصلحت سے اوسے فسخ نہیں کیا۔ مگر یہ استدلال قرآن مجید کی ایک اور آیت سے باطل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ تحریم میں فرماتا ہے۔ عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا۔ ترجمہ۔ اگر نبی طلاق دیدے تم کو اے نبی کی بیویو! تو جلدی ہی اس کا خدا تم سے بہتر بیویاں اسے عطا فرما دے گا۔ جو مسلمان مومن فرمانبردار تائبہ عابدہ روزہ دار ہونگی۔ بعض بیوہ اور بعض کنواریاں۔

اس آیت سے اوپر کا استدلال بالکل ہباءً منثورا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم موجودہ بیویوں کو طلاق دے دیں۔ تو خود محمد رسول اللہ صلعم کا خدا آپ کو متعدد شادیاں کرا دیگا۔ لیکن اگر آپکی موجودہ بیویاں خدائی ارشاد کے ماتحت نہ تھیں بلکہ محض رواجاً تھیں۔ اور خدائی منشا صرف ایک شادی کا تھا۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم تو کسی وجہ سے موجودہ بیویوں کو طلاق دیدیں۔ اور خدا تعالیٰ جو صرف ایک شادی کے

قانون کا مقنن ہے۔ وہ خود متعدد بیویاں آپ کے نکاح میں لا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی موجودہ بیویاں بھی الٰہی مصلحت اور منشاء اور حکم سے تھیں۔ تبھی تو خدا تعالیٰ نے ضروری سمجھا۔ کہ اگر یہ جدا ہو جائیں۔ تو انہی جیسی اور آپ کے نکاح میں لے آئے۔ آپ کا موجودہ

سوامی شردھانند کا قتل اور امان افغان کابل کا تاسف

ناظرین کرام! کابل کا اخبار "امان افغان" لکھتا ہے:۔

"شردھانند ایک بہت بڑے راہنما اور صاحب عزم بزرگ تھے۔ اور اس قسم کے لوگ خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ جمہور اقوام کے عقلا کے نزدیک واجب الاحترام ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسی محترم شخصیت کی وفات ہمارے دل کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔"

پھر لکھتا ہے۔ کہ:۔

"شردھانند کو ایک مسلمان نے قتل کیا۔ لیکن یہ ایک ایسی حرکت ہے۔ جس کا حکم اسلام نے نہیں دیا۔"

یہ خیالات تو اچھے ہیں۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ اور ہم دل سے خواہاں ہیں۔ کہ جمہور مسلمانان اس تعلیم پر عامل ہوں۔ مگر جب ہم واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ خیالات مبنی بر نفاق معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس قوم کا یہ ایمان ہو۔ کہ امام مہدی مبعوث ہو کر تمام کفار کو قتل کر دینگے۔ اور سیم و زر کے خزانوں کی تقسیم سے علماء سو کی حرص و آز کو پورا کرینگے۔ اس کا دل ایسے پاک خیالات کا منبع نہیں ہو سکتا۔

اور اگر ان خیالات کا اظہار صدق دل سے کیا گیا ہے۔ تو ویل ہے ان افغانوں پر کہ (بقول امان) دو لاکھ مسلمانوں کو مرتد کرنے والے انسان کی موت پر تو ان کے دل کو صدمہ پہنچے۔ مگر اس قوم کے افراد کو سنگسار کر کے لطف اٹھائیں۔ جو ایک مرسل ربانی کے ہاتھ پر صرف اس عہد کے ساتھ جمع ہوئی کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" جن کے سینے توحید کے امین۔ جن کے مال و جان نبیوں کے سردار آقائے نامدار محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت و حرمت پر قربان ہونے کے لئے وقف۔ جنہوں نے یورپ کے گرجوں کے گھنٹوں کے درمیان صدائے اللہ اکبر بلند کرنے کے لئے مسجد تعمیر کی۔ جو ہزارہا مشرکین و نصاریٰ کو افریقہ کے ریگستانوں میں اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر رہے ہیں۔ جو یورپ و امریکہ کی مغرور ہستیوں کو نبی اکرم صلعم کے حلقہ بگوش بنا رہے ہیں۔ ان کی بزرگ ترین ہستیوں کو یہی سنگدل افغان نہایت ظلم و بے رحمی سے سنگسار کر کے خوشیاں مناتے ہیں۔

اے سرزمین کابل۔ تو گواہ رہو۔ کہ تیرے بسنے والے نام نہاد مسلمانوں نے کیسے کیسے پاک وجودوں کو تو اقبل

انت موتوا کی زندہ تصویر یعنی حسین رضؓ کی اقتدا کرنے والوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ اے سرزمین کابل تجھ پر دیل کہ تثلیث کے پرستاروں۔ توحید کے دشمنوں۔ نبی اکرم صلعم کی توہین کرنے والوں کعبہ میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے تو تو فراخ ہو۔ مگر زندہ نبی کے زندہ نشان بیان کرنے والوں کے لئے تیری حدود میں جینا بھی دشوار ہو۔

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا!
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

اے مسلمانان ہند و افغانستان۔ یاد رکھو۔ جب تک تم امن و صلح کے پیغامبروں کو افغانستان کی سرزمین میں اعلائے کلمۃ الحق کی آزادی نہیں دیتے۔ تب تک یہ داغ نفاق تمہاری پیشانیوں سے نہیں مٹ سکتا۔ اور جب تک تم امن کے شہزادہ صلح کے پیغامبر مرسل یزدانی احمد قادیانی کی گود کے نیچے نہیں آتے۔ فلاح کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ وہ مہدی آخر زماں باواز بلند تمہیں سنا چکا ہے ؎

واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

(شیخ مشتاق حسین۔ حسن آباد۔ راولپنڈی)

معاونین جرائد سلسلہ

سن رائز کے حسب ذیل نئے خریدار ہوئے۔ جس کی تعداد پانچ ہزار تک غیر احمدیوں میں پہنچانی ہے:۔ محمد عمر صاحب دہلی ۲ خریدار۔ محمد رفیع صاحب لارکانہ ۳ خریدار ایک ریویو انگریزی آغا محمد جان صاحب کلکتہ پانچ۔ غلام صمدانی صاحب کلکتہ ایک عبدالرحیم صاحب ناگپور۔ دو۔ فیض رحمان صاحب ملتان چھاؤنی تین۔ فضل محمد خانصاحب دہلی۔ دو۔ عبدالغفور خانصاحب رگنج بہیر ڈاک خانہ مرشد پور ایک ہندو خریدار۔ شمس الدین صاحب بی۔ اے لاہور دو خریدار کی قیمت دیتے ہیں۔ میاں محمد حسین صاحب کلکتہ غیر ممالک میں اشاعت کیواسطے بارہ کس کے لئے ریویو انگریزی جاری کراتے ہیں۔ محمد اکبر صاحب ڈیرہ غازیخان تین خریدار ریویو آف ریلیجز اور سن رائز۔ اے بی محمد ابراہیم صاحب کولمبو آٹھ خریدار سن رائز رفیق علی صاحب شیر ابنگال ایک۔ سید موسیٰ رضا صاحب دانا پور ایک محمد رمضان صاحب نودہراں ایک۔ ایم اے صمد صاحب بہار دس خریدار کی قیمت دیتے ہیں۔ میاں محمد دین صاحب رانچی سے ۵/ اعانت ریویو کے واسطے۔ ۱/۱۲ اعانت سن رائز۔ محکم الدین صاحب شومرچنٹ بڑا بازار مدنی پور سے ۵/ اعانت ریویو کیواسطے۔ زین العابدین صاحب ۵/ اعانت ریویو کیلئے شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی ایک۔ مولوی خیرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر امرانتی تین۔

بعدالت جناب ایف۔ سی نکولاس صاحب بہادر آئی۔ اے ڈسٹرکٹ جج انچارج لیکویڈیشن ورک لاہور

دربارہ معاملہ مابین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء اور دی راما ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور زیر لیکویڈیشن ۔ میں ایف۔ سی۔ نکولاس ڈسٹرکٹ جج انچارج لیکویڈیشن ورک لاہور نے بذریعہ حکم مجریہ ۴ فروری ۱۹۲۷ء لالہ مدن گوپال صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو دربارہ معاملہ دی راما ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور زیر لیکویڈیشن آفیشل لیکویڈیٹر مقرر کیا ہے۔

لاہور ۱۸ فروری ۱۹۲۷ء

دستخط

ایف۔ سی نکولاس۔ ڈسٹرکٹ جج

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

خدا کی قدرت

دکن کی بینظیر دوا امیا کا پرسوگڈہ جو اعصاب دل و اعضاء رئیسہ کو طاقتور بنانے کیلئے اپنی آپ نظیر ہے مشک و عنبر جواہرات اس کے سامنے ہیچ ہے

ہم اس کے متعلق کچھ مزید خامہ فرسائی کرنا نہیں چاہتے تاکہ کہیں پبلک مبالغہ نہ سمجھے بلکہ صرف قدیم و قابل حکماء مصنفین کی تحریر اور ان کے ذاتی تجارب ان کی کتب سے ذیل میں نقل کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ تاکہ خواہشمند اس بینظیر و قدرتی دوا کے استعمال سے اپنی کھوئی ہوئی جسمانی قوت کو از سر نو حاصل کر کے کم خرچ بالانشین کا مصداق بنیں۔ اور اطباء بھی اس نایاب دوا کو حاصل کر کے اپنے کمزور مریضوں کو فائدہ پہنچائیں۔ چونکہ یہ نعمت ہر ایک کو میسر نہیں آسکتی۔ اس لئے ضرورتمند اصحاب ایسے بینظیر موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کہ بار بار ایسی نایاب دوا نہیں ملا کرتی (دیکھئے)

افعال و خواص امیا کا پرسوگڈہ

منقول از یادگار رضائی (۱۱۔ ۲) مطبوعہ مصنفہ مولوی حکیم رضا علی خانصاحب حیدرآباد دکن خواص الادویہ جلد دوم مصنفہ علامہ مولانا نجم الغنی خانصاحب رامپوری لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے میرے سامنے بیان کیا۔ کہ جیجوائے قوم کا نام ہے جو دودھ میں اسے ابال کر کھاتے ہیں۔ ان کی جسمانی صحت ایسی مضبوط ہوتی ہے۔ کہ دیکھنے والوں کو رشک آتا ہے۔ ایک صاحب نے مجھے دوستی کی وجہ سے یہ دوا تحفہ دی ہے میں نے جب کھائی تو طاقت پیدا کرنے میں بہت موثر پایا۔ کچھ ٹکڑے کر کے دودھ میں ابالا جاتا ہے۔ تاکہ دودھ اس میں جذب ہو جائے پھر سکھا کر پیس کر چھان کر سفوف کی طرح بنا کر ادھے تولہ کی مقدار میں آدھا تولہ سفید شکر۔ الغرض نہار منہ غذا سے پیشتر کھائیں کھلائیں اعصابی دماغی بدنی قوت پیدا کرنے میں اسے اپنی نظیر پاؤ گے۔ اس کے سامنے دیگر قیمتی طاقت بخش والی دوائیں آپ ہیچ پائیں گے۔ قیمت رعایتی عوام سے فی سیر آٹھ روپے اطباء سے فی سیر چھ روپے محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ متصل چوکی نہال چبوترہ حیدرآباد دکن

بے اولادوں کو اولاد

(پینتیس سال کی تجربہ شدہ دوائی)

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کر کے مایوس ہو گئے ہیں تو ہمیں اس عجیب الاثر دوائی کو استعمال کر کے قدرت خدا کا ملاحظہ کریں۔ یہ دوائی مکرمہ والدہ صاحبہ کی پینتیس سال کی تجربہ شدہ اور اس دوران عرصہ میں اس دوائی کے حیرت انگیز اثر نے خدا کے فضل سے سینکڑوں بے اولاد عورتوں کو با اولاد کر دیا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند عورتوں کے نام ملاحظہ ہوں۔ جو اس دوائی کو استعمال کرنے سے آج کئی بچوں کی مائیں ہیں۔ اہلیہ منشی امیر بخش صاحب ملازم احمدیہ سٹور قادیان ان کو عرصہ سات سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی اس دوائی کے استعمال سے وہ پانچ چھ بچوں کی ماں ہیں۔ بنت احمد علی صاحب وکیل ساکن گوجرانوالہ ان کو بارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ والدہ صاحبہ کے علاج اور اس عجیب الاثر دوائی کے استعمال سے ان کے ہاں اولاد ہوئی۔ اہلیہ فضل الدین صاحب ساکن کھارا ضلع گورداسپور ان کو نو سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس دوائی کے استعمال سے وہ چار بچوں کی ماں ہے۔ قیمت دوائی کی اگرچہ بہت زیادہ ہے مگر غریب فائدہ اٹھا سکیں بہت کم رکھی ہے یعنی صرف چار روپے (للعہ) علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ اگر مستورات چاہیں تو براہ راست والدہ صاحبہ کے نام پر بھی حالات لکھ سکتی ہیں۔ پتہ:۔ سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنے والوں کیلئے خوشخبری

صاحبو! میں نے ایک تفسیر ربانی نامی قرآن شریف کی لکھی ہے۔ جو تیس پاروں کی مکمل بن چکی ہے۔ اور اب پارہ پارہ کی صورت میں چھپ رہی ہے جس کا پہلا۔ دوسرا تیسرا پارہ چھپ گیا۔ چوتھا چھپ رہا ہے۔ اسی طرح باقی بھی یکے بعد دیگرے چھپتے جائیں گے۔ تفسیر ربانی کی طرز یہ ہے۔ کہ پہلے قرآن شریف کی ہر آیت کے ہر ایک لفظ یعنی اسم فعل حرف کا اردو میں اصلی معنی صرف و نحو و لغات کے لحاظ سے کیا۔ پھر اس لفظ کا جو مراد معنی لکھا۔ جو آیت میں لکھا جا سکتا پھر ان تمام لفظوں کو اکٹھا کر کے آیت بنایا۔ اور اس آیت کا بلفظ بلفظ علیحدہ علیحدہ اردو میں ترجمہ کیا۔ اور بعد میں اس آیت کا شان نزول حدیث و تفسیر کی معتبر کتابوں سے نقل کر کے لکھا۔ اور موقعہ مناسب پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب بھی لکھے۔ ہر پارہ کی لکھائی چھپائی صحیح خوشخط۔ کاغذ عمدہ سفید ہے۔ قیمت فی پارہ ۵ر محصول بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

سید محمد حسین منشی فاضل مصنف تفسیر ربانی دھاریوال (ضلع گورداسپور)

اجرت اشتہار

تعداد	پورا صفحہ	نصف کالم	کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم	⅛ کالم
۴۸ بار	۳۰۰ روپے	۱۶۰ روپے	۱۰۸ روپے	۶۰ روپے	۴۰ روپے	۳۲ روپے	۲۸ روپے
۲۴ بار	۱۶۰ روپے	۸۸ روپے	۶۰ روپے	۳۲ روپے	۲۴ روپے	۲۰ روپے	۱۶ روپے
۱۲ بار	۹۰ روپے	۵۰ روپے	۳۴ روپے	۱۸ روپے	۱۵ روپے	۱۲ روپے	۹ روپے
۴ بار	۳۲ روپے	۲۳ روپے	۱۳ روپے	۷½ روپے	۶ روپے	۴½ روپے	۳½ روپے
۲ بار	۱۸ روپے	۱۱ روپے	۸ روپے	۴½ روپے	۳½ روپے	۲½ روپے	۲ روپے
۱ بار	۱۰ روپے	۶ روپے	۴½ روپے	۲½ روپے	۲ روپے	۱½ روپے	۱¼ روپیہ

الفضل کے وی پی آتے ہیں

۱۵ر فروری تا ۱۵ر مارچ جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام مارچ کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائیں گے۔ از راہ کرم وی پی ضرور وصول کر لئے جائیں۔ اور واپس کر کے نقصان نہ پہنچایا جائے۔ الفضل سلسلہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ اور کوئی احمدی اس سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ جس کا وی پی واپس آئے گا۔ اس کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت رہے گا۔

(مینیجر الفضل)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

— ولایت کی ایم۔ سی۔ سی ٹیم اور مسلم یونیورسٹی کی ٹیم کا میچ ہوا۔ اس میں علی گڈھ ٹیم ہار گئی۔

— محکمہ ڈاک اور تار کے ڈائرکٹر جنرل لکھتے ہیں۔ کہ آئندہ ۱۰ ر فروری سے جو منی آرڈر غیر ممالک سے ہند میں آئیں گے۔ ان کی شرح تبادلہ ایک شلنگ ۵½ پینس فی روپیہ کے حساب سے مجرا ہوگی۔

— ملتان میں پلیگ کی وبا کئی ماہ سے اڈا جمائے ہوئے ہے۔ پلیگ کے کیس قریباً ہر روز ہو جاتے ہیں۔

— اندور ۱۷ ر فروری۔ بلوہ کے متعلق تفتیش شروع ہو گئی ہے۔ ۱۳۹ مسلمان اور ایک ہندو اب تک گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم نافذ کیا ہے۔ کہ ہر مقام پر پانچ سے زیادہ آدمیوں کا مجمع خلاف قانون سمجھا جائیگا۔ اس امتناعی حکم میں مسجدیں اور مندر بھی مستثنے نہیں۔

— جولائی ۱۹۲۶ء سے دسمبر ۱۹۲۶ء تک ہندوستان میں ہوائی جہازوں کے ۱۷ حادثات ہوئے جن میں ۲۵ اشخاص ہلاک ہوئے۔

— پنجاب گزٹ کی تازہ اشاعت مورخہ ۱۸ ر فروری میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر با اجلاس کونسل نے حکم دیا ہے۔ کہ سردار گوردیال سنگھ کپور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو ۱۲ ر فروری ۱۹۲۷ء سے ملازمت سے برطرف کیا جائے۔

— بمبئی ۱۸ ر فروری۔ کل ایک سکھ جلوس جب ایک مسجد کے پاس سے گذرا۔ جہاں زیادہ تر مسلمان رہتے ہیں۔ تو مسلمان نہایت غصہ کی حالت میں مجتمع ہوگئے۔ اور مسلح پولیس طلب کی گئی۔ مجمع بڑھتا گیا۔ اور جذبات برانگیختہ ہوتے گئے۔ اور صبح کے ابتدائی گھنٹوں میں راہ گیروں اور پولیس پر بلاکسی امتیاز کے زدوکوب کیا گیا۔ دو مرتبہ فیر کرنے کی ضرورت پڑی۔ جس کی وجہ سے تین آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اور ۲۳ مجروح ہوئے۔

— دہلی ۲۰ ر فروری۔ ۱۵۰۰ مسلمان راجپوت دہلی کے پاس ایک گاؤں میں شدھ کئے گئے ہیں۔ اس موقعہ پر بہت سے راجپوت معززین شامل تھے۔

— نئی دہلی ۲۱ ر فروری۔ آج ہوائی جہازوں کی بہت عمدہ نمائش دکھائی گئی۔ لارڈ ارون کمانڈر انچیف صاحب بہادر دیکھنے گئے۔

— کراچی ۲۲ ر فروری۔ جہانگیر جہاز جس میں ۱۱۶۷ حاجی سوار تھے۔ جدہ کی جانب روانہ ہوگیا۔ ان میں سے ۱۲ حاجی بمبئی سے سوار ہوئے باقی کراچی سے۔

دہلی ۲۰ ر فروری۔ دہلی سے انبالہ۔ کوہاٹ۔ لاہور رسالپور اور پشاور تک ہوائی ڈاک کا انتظام ہو گیا ہے۔ اس غرض کے لئے دو ائے سینا میں الگ لیٹر بکس رکھ دیئے گئے ہیں۔ ہوائی ڈاک کے لئے خاص ٹکٹ بنایا گیا ہے۔ لیکن محصول زیادہ نہ ہوگا۔ اسی طرح لاہور میں بھی کیا گیا ہے۔

— ہز ایکسلینسی وائسرائے اور لیڈی ارون معہ سٹاف ۲۷ ر مارچ کو دہلی سے کشمیر کے لئے روانہ ہونگے۔ اور ۲۸ ر کو جموں پہنچ جائیں گے۔ اور پھر اسی ماہ کی ۳۰ کو وائسرائے کی پارٹی سری نگر پہنچ جائے گی۔ واپسی میں ایسٹر کا زمانہ راولپنڈی میں گذارا جائے گا۔ اور کوئٹہ کا معائنہ کرتے ہوئے۔ آخر اپریل میں شملہ پہنچ جائیں گے۔

دہلی ۲۲ ر فروری۔ ممبران اسمبلی نے آج صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوائی جہازوں پر پرواز کی۔ معزز ممبران نے بیس بیس کے بیچ میں سوار ہو کر ہوائی پرواز کا لطف اٹھایا۔

— نئی دہلی ۲۲ ر فروری۔ مسٹر غضنفر ابراہیم نے یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ مذہبی میلوں اور تیوہاروں پر مناسب شرائط پر یاتریوں کو مخصوص ریلوے مراعات کرایہ وغیرہ کی تخفیف کی صورت میں دی جایا کریں۔

— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم مئی ۱۹۲۷ء سے ہوشیارپور میں انٹرمیڈیٹ درجہ کا ایک گورنمنٹ کالج کھولا جائے۔

کلکتہ ۲۳ ر فروری۔ ہوم ممبر گورنمنٹ بنگال نے اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ بنگال میں ابھی تک دہشت انگیز سازش موجود ہے۔ اس لئے جب تک یہ موجود رہے گی۔ نظربند سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کیا جاسکتا۔

— نئی دہلی ۲۲ ر فروری۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کے تازہ اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال کی وجہ سے ۲۵ ہزار مزدور بیکار ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۸ ر فروری۔ ایک جہاز سات سو مسافروں کو لے کر جبل کولمبو میں سے گذر رہا تھا۔ ساحل پر پہنچنے کے قریب ہی تھا۔ کہ وہ ڈوب گیا۔ اکثر مسافر بچا لئے گئے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے نفوس ہلاک ہوئے۔

— لنڈن ۱۸ ر فروری۔ دارالعوام کے ایک رکن عمال ڈاکٹر ہیڈن گیسٹ نے "لنڈن ویکلی" میں ایک مقالہ تحریر کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس پر زور دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو بہت جلد اصلاحات دی جائیں۔

— ہانکو ۱۹ ر فروری۔ حکومت کینٹن نے چین کی جمہوری قومی حکومت کی صدارت کے لئے مشہور چینی محب وطن اور شہید حریت ڈاکٹر سن یٹ سن کی بیوہ کا نام پیش کیا ہے۔

— ہانکاؤ ۲۰ ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ مسٹر یوجین چین اور مسٹر اوماے کے درمیان کل شام ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

— شنگھائی ۲۱ ر فروری۔ ایجی ٹیٹروں کو سخت سزا دیئے جانے کی وجہ سے شنگھائی میں ہڑتالی کچھ دب گئے ہیں۔ شہر میں بڑی دہشت پھیلی ہوئی ہے۔

— شنگھائی ۲۱ ر فروری۔ جن ایجی ٹیٹروں کے سر کاٹ ڈالے گئے تھے۔ ان کے کٹے ہوئے سر شہر کے دروازوں پر لٹک رہے ہیں۔ یہ دہشت انگیز نظارہ ہڑتالیوں کے لئے کافی عبرت کا باعث بن رہا ہے۔

— گورنمنٹ سپین نے آبنائے جبل الطارق کے نیچے ریل نکالنے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ ریل سپین سے سمندر کے نیچے نیچے ایک سرنگ کے ذریعہ افریقہ میں پہنچے گی۔ اس کا فاصلہ ۱۶ میل ہوگا۔

— لنڈن ۲۲ ر فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ اس سال ہندوستان نہیں آئیں گے۔ شاید اگلے سال تشریف لائیں۔

— قاہرہ ۲۲ ر فروری۔ وزیر اعظم عدلی پاشا نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اب مصر میں کوئی غیر ملکی ملازم نہیں ہو سکتا۔ پہلے جو ملازم ہیں۔ ان میں سے صرف انہیں رکھا جائے گا۔ جن کی ملازمت کی اشد ضرورت ہے۔

— واشنگٹن ۲۲ ر فروری۔ ایوان نمائندگان نے یہ ریزولیوشن پاس کر کے پریزیڈنٹ امریکہ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ امریکہ چین سے علیحدہ گفت و شنید کرے گا۔

— شنگھائی ۲۲ ر فروری۔ جنرل سن چوان فانگ کی گنبوٹ باغی ہو گئی۔ اور اس نے نواح شنگھائی پر بیٹھنے والے گولے برسائے۔

— شنگھائی ۲۱ ر فروری۔ ہڑتال کی حالت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ اب ہڑتالیوں کی تعداد ایک لاکھ ۲ ہزار ہے۔ جن میں اکثر کارخانجات پارچہ بافی کے مزدور اور کاریگر ہیں۔ ان میں سے ۴۰ ہزار جاپانی ۳۸ ہزار چینی اور ۲۱ ہزار انگریزی کارخانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

— ٹوکیو ۱۹ ر فروری۔ ایک کروزر اور چار تباہ کن جاپانی جہاز فوراً شنگھائی کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔

— لنڈن ۲۲ ر فروری۔ میجر جنرل آرتھر سالے فلڈ انگلستان سے ہندوستان کی طرف ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل کی اسامی سنبھالنے کے لئے آ رہے ہیں۔